اشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

الثانی ۱۵ اجمادی
شمارہ ۷

۹۵ء
جلد ۷

منشور محمدی ۹۵ ۱۲

فرمان سولان بہ لف ساختہ مرفوع
توریت وہم انجیل برافتاد زتجیل

توقیع خط آیت منشور محمدی
چون گشت علم رایت منشور محمدی

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک چھ ہی جن خریدخواہان دین محمدی کو سکی خریداری منظور ہو سال پیشگی سے اعانت فرماوین اور اگر کچھ نوشت وخواند تحریر مضامین وانصاری وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع وخبار منشور محمدی موقع معسکر بنگلور روانہ فرماوین اگر عالی ہمم حضرات قیمت یا علیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ تو پخانہ یا منی آرڈر یا مکٹ نصف آنہ زیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماوین

منشور

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم
نام سے جسکے اج کمل منشور
ہی یہہ منشور بادشاہ امم
اسمین اثبات دین ہی کامل
اسکے انوار سے ہین ہی عجب
شمس تابان کو جب کرے مستور
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
اسکے دل سے ہین سب تمنائی

وصف جسکی جناب باری ہی
وصف جسکی ہی شافع عالم
اہل باطل پہ ہو گیا منصور
جلوہ افروز جملہ عالم
رد شبہات کجرو وجاہل
شمس گہبت گہب کے گرہنے کوکب
کیون نہ کوکب کہے وہ کرے بی نور
ظلمت افشان نہی ہی نور افشان
چاہتے سب ہین ایک عیسائی

حضرات ناظرین بغور ملاحظہ فرماوین

افسوس ہزار افسوس کہ لکھتے لکھتے ہمارا قلم گھس گیا مگر حضرات نادہندگان قدس سرہ کے سر پر جون تگ چلی اور انشاء اللہ نہ چلیگی کیا بیہودی کے بیٹے وہ سونگھہ بیٹے ہین کہ دنیات اونکی خدمت والا درجت ہین تقاضا کہو عرض کرو جو کچھ کہو سو کہو کیا جاتا ہی مگر وہان خبر نہین کا معاملہ ہی۔ پچھلے دنون مین ہمنے بعنوان خوش معاملگی ایک مضمون لکھا تھا یقین ہے کہ وہ مضمون حضرات ناظرین کے ملاحظہ اقدس مین آیا ہوگا اور حضرات نادہندون نے بھی ملاحظہ فرمایا ہی ہوگا۔ اور اگر غیرت کو کام مین لانے ہونگے تو اور ہین اوس مضمون کو دیکھکر اور گریبان مین منہ ڈالکر شرم تو ضرور

سنا ہی کہ سلطان مراد کی طرف سے کوی شخص گرانڈ دیوک
سپہ سالار فوج روس کے پاس اس غرض سے گیا تھا اور
اوسنے یہہ پیام دیا کہ اگر سرکار روسی قسطنطنیہ کو لینا چاہے
تو ہم لوگ قبضہ کرا دیتے ہین مگر اس شرط کہ سلطان مراد
کو تخت نشین کیا جاے جسکے جواب مین سنا ہی کہ
گرانڈ دیوک نے یون کہا کہ ابھی اس معاملہ مین ہم کچھ نہین
کہہ سکتے اور بعضونکی زبانی یہہ سنا ہی کہ خاص کوی
آدمی نہین گیا جیسے گم نام عرضی محمدی علم کے بارے مین
بابعالی مین گزاری ہے اسی طرح گرانڈ دیوک کو بھی
گم نام عرضی دی تھی چند روز مین اسکا حال کہہ جائیگا
درحقیقت روسیون نے بہت ظلم مسلمانون پر کر رکھا
ہے یہان تک کہ روسیون کے ظلم دیکھکر عیسائیون
نے بھی سر اٹھا رکھا ہے۔

کشفیہ

لازیون کو دیکھکر روسی فوج کا بھاگنا

باطوم سے تار پر جو خبر آئی اس سے ایسا ظاہر ہوا کہ ضلع
ارد جہ مین ۷ ہزار مسلح لازیون کا ایک جوش و خروش
کے ساتھ جمع ہوا تو مارے رعب و ہیبت ان جوانمردون
کے روسی فوج وہان سے نوک دم ففرو ہو گئی اور
روز بروز ان جدید غازیون کے مسلح غول بکثرت فراہم
ہونے کے سبب سے یقین یہہ کیا جاتا ہے کہ وہ روسی
مقامات جو لوانہ اور بانکس اور دگ مین واقع ہین جلد
روسیہ کے قبضہ اختیار مین نہین
رہینگے فقط

روسیہ قلعجات مندرجہ معاہدہ کو سرکار ترک سے طلب کر رہا ہے

جو قلعجات کہ عہد نامہ سان اسطفانوس مین مندرج ہین
ان کو لے لینے کیواسطے جنرل تاذلیبن روسیہ سرکار ترک
پر زیادہ دباؤ ڈال رہا ہے۔ سرکار موصوف اگرچہ کہ ان
قلعجات کو سپرد روسیہ کر دینے کے واسطے مستعد اور
راضی ہی مگر تاہم اس مقدمہ کا عملدرآمد ہنوز کچھ نہین
ہوا ہے دیکھنا اونٹ کس کل بیٹھتا ہے۔ قسطنطنیہ کے
تار پر خبر جو آئی اس سے یہہ ظاہر ہوا کہ جنرل تاذلیبن
کی تجاویز سنت پیٹرسبرگ مین منظور و پسند نہ ہونے
کے باعث بالفعل پیام و سلام کا سلسلہ منقطع ہے
مخبر لندن سا ریس کے پیرس سے ایک مراسلہ نگار نے یون رقم
کیا ہے کہ صحیح طور پر خبر پہونچی ہے کہ جنرل بالا مذکور
بالکل کشیدہ رو اور بے دل سا ہو گیا ہے اور جسطرح
کہ ترکیان سان اسطفانو سے نکل جانا چاہتے تھے
اسی طرح اب وہ خود وہان سے نکل جانیکی خواہش
رکھتا ہے۔ چونکہ بجز کسی وجہ موجہ کے وہان سے وہ
نہین جا سکتا ہے لہذا قلعون کو خالی کر دینے کے مقدمے
مین ترکیون پر زور ڈالنا شروع کیا ہے مراسلہ
نگار مذکور کا اظہار ہے کہ ترک لوگ بالکل چوکنے ہو کر
روسیان جو چاہین وہ دیدینے کے لئے راضی ہو گئے
بشرطیکہ فوج روس قسطنطنیہ کے قرب و جوار سے
چلی جاوے۔ جنرل تاذلیبن کا یہہ بھی ایک مکر اور دہوکہ تھا

کہ اسنے پسپا ہو نیکا اقرار کیا مگر اس شرط کے ساتھ کہ قلعون کو
خالی کرکے تفویض روسیہ کرد شعاد ین ترکیون نے اس
شرط کو تسلیم کرلیا اور درصورت تینون قلعجات خالی ہونے
کے روسیون نے اودریانوپل اور وڈیا گلگاج کیطرف بڑھنے
جانے کا اور ارض روم کو چھوڑ دینے کا اقرار کیا۔ قلعون کا خالی
کیا جانا شروع ہوجاویگا اور روسیان ان قلعون کے
یکے بعد دیگرے قابض ہوجاوینگے معلوم ہو کہ یہہ کچہ تحریری
اقرانہین ہین بلکہ سب تقریری عہد و پیمان ہین۔ بعد اسکے
یہہ افواہ مشہور ہوی کہ اہل روس کا یہہ کہنا ہے کہ
صاحبان ترک قلعجات کو تحویل کردین تو بھی ہمارا لشکر
قسطنطنیہ کے قرب وجوار سے ہٹا ہی اور نہ ہٹیگا جب تک
کہ انگریزی جہازات کا بیڑہ دریاے مارمورا سے
نہین چلا جاوے گا۔

کہتے ہین کہ روسیون کو اور ۳۲ رجمنٹ ہاے روسیہ
کی مدد سان اسطفانو پر پہونچی ہے اور اس سبب سے ترکیون
کا خوف واندیشہ اور بھی زیادہ ہوگیا ہے لیکن قسطنطنیہ سے
ایک مراسلہ جو آیا سو اس سے یہہ معلوم ہوا کہ وہان کی
خوفناک حالت کی سرکار ترکی کو بالکل پرواہی نہین ہے
اور اسبات کو سراپا اخوا و بے بنیاد تصور کرتی ہے
کونٹ شولاف سنتہ پیٹر سبرگ کو جو ایک خاص کام
کے واسطے گیا ہے سو درصورت پورا نہ ہونے اسکے باسفرس
کو اور ماسلاک و بابکدیر کی لینون کو روسیان اپنے
قبضہ مین کرلینے کے لئے کوشش کرینگے۔ مش مدراس

جنگ روس مین سپہ سالاران روس و ترک کی فتح و شکست

صاحب لندن ٹائمز روم نے اپنے اخبار صداقت بار مین اسطرح پر رقم
فرمایا ہی کہ روزنامہ مورننگ اللسٹرہ نے جو اخبار نامجات
فرانس سے ہی مقدمہ جنگ روسیہ و عثمانیہ کی کیفیت اپنی
اس حالت مین لکھی ہے جبوقت کہ وہ روسیون کی ہان مین
ہان ملاتا اور انہین کا گایا کرتا تھا الی حصل بضمن مقدمہ جنگ
مذکور کے بیان کرتا ہی کہ اگرچہ روسی ان لڑائیون
مین گوے سبقت لیگئے اور بظاہر میدان جیت لیا لیکن
خدا کی قسم عساکر نصرت ماثر ترکیہ نے اس قیامت
کی فوج روسیہ کے ساتھ مقابلہ ہوکر چشم بد دور اپنی
سپاہ گری کے ایسے جوہر تبلاے کہ جنکی مردانگی و تہوری
کی ایک جہان تعریف و تحسین کر رہا ہے۔
انصاف کیجئے کہ کہان وہ بلا کی فوج روسیہ اور کہان
یہہ تہوری سی قشون ترکیہ مگر تاہم روسیون کی
ایسی خبر لی کہ انکی بہادری و جوانمردی کا نقش ان
روسیاہون کے دلون پر یون سخت جما ہوا ہے کہ
تا ثبات نگارخانہ گیتی کے کبھی مٹا ہے نہ مٹے گا۔ روز
نامہ بالا مذکور نے جانبین کے خبرلون اور اعلا درجہ کے
سردارون کی شیہین کہینچکر ہر ایک تصویر کے نیچے
ان ان کی مظفریت و مغلوبیت کی کیفیت بطور اختصار
کے جو واسطے سمجہنے حرکات عسکریہ فریقین کے بہت اچھا
طریقہ ہی لکہدی ہے اور ہمنے بھی ترجمہ اسکا صاف کردیا ہی

تاکہ اہل مشرقستان کو معلوم و مفہوم ہووے۔

جناب عثمان پاشای غازی

پاشاے موصوف الیہ ماہ رمضان ۹۴ سنہ ہجری مین اپنے اعدا پر پلونہ مین فتح و فیروزی پائی اور ۲۲ وین شعبان کو ببشادر مین مغلوب اور ۴ ذیحجہ کو تسلیم کی۔

جناب احمد مختار پاشای غازی

پاشاے موصوف ماہ جمادی الاخری ۹۴ سنہ ہجری مین ولی بابا اور زوین کی جنگون مین غالب اور ۷ شوال کو آلاچہ طاغ مین اور ۲۷ دین کو بویجا ارض روم مین خیلے مغلوب ہوے

جناب سلیمان پاشا

پاشاے موصوف الصدر نے ۱۴ رجب ۹۴ سنہ ہجریہ مین اسکی زغرہ مین دشمن پر غلبہ پایا اور حملہاے اسودنی نیکولا مین ۱۲ دین سے لیکر ۱۸ وین شعبان تک کچہ نتیجہ نہین دیکہا ۵ دین ذیحجہ کو مچکا مین مغلوب ہوے اور ۱۹ اور ۱۰ اور ۱۱ کو خلیہ مین ہزیمت پائی۔

جناب محمد علی پاشا

۱۳ وین شعبان کو جنگ ایازارمین غالب اور ۸ شعبان کو کونلیو مین غالب اور ۳ ماہ رمضان کو سار دینا مین بھی غالب اور ۱۳ وین رمضان کو چرکووا مین مغلوب

جناب رؤف پاشا

یہہ پاشا ۱۸ شعبان کو یکے زغرا مین پسپا ہوے

جناب حسن پاشا فرزند حضرت خدیو مصر

جناب ممدوح ۱۰ رمضان کو دنا مین نوعی پسپا ہوے

جناب درویش پاشا

پاشاے موصوف نے ایام جنگ باطوم مین روسیون کے حملون کو بخوبی دفع کیا اور انکی بہت سی فوج کو شکست دیکر نوک دم بھگایا۔

جنرل تولمین کمانداں کل پلونہ

چارویچ ولیعہد نے ۱۳ شعبان کو جنگ ایازارمین بری زک پائی اور ۱۳ شعبان کو غزہ حنارمین بھی ہزیمت اٹھائی اور ۲۸ شعبان کو بھی کونلیو مین بھی شکست کھائی۔ اور ۶ رمضان کو سار دینا مین بھی مغلوب ہوکر پشت دکھائی مگر ۱۳ رمضان کو چرکووا مین غالب رہا فقط

لندن، جون ہوز آف کامنس مین سر اسٹافورڈ نارتھکوٹ نے کہا کہ گورنمنٹ کے طریقہ آئین کے مقدمہ مین کچہ بیان کرنے کی حاجت نہین کیونکہ جلسہ مین پیشتر ہی پیش ہوے سو کو اغذ مین اور خصوصا لارڈ سالسبری کے سرکیولر مین پوست کندہ بیان ہوا ہی فقط

پیارس، جون چیمبر آف ڈیوٹیس مین وزیر معاملات خارجیہ نے بجواب ایک سوال کے یہہ بیان کیا کہ مصر اور لبنن اور بیت المقدس سے جو معاملات کہ متعلق ہین وہ تمام کانگرس سے خارج رہنے کی شرط سرکار فرانس نے جلسہ مذکور کی دعوت کو قبول کیا ہے فقط۔

قسطنطنیہ، جون۔ بلگریہ ترکیون کو مردمان بلگریہ قتل کر رہے ہین کرکے ہمیشہ نالشین ہو ہوے ہین فقط شہ مدراس

مطبع بحرالاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

انی ہوگی حضرت صاحب مہتمم منشور محمدی نے چندروز اون ہندون
کی یہہ صورت دیکھکر صبر و تامل کو کام فرمایا اور اب تک اونکے نام
نامی اخبار مین درج نفرمائی۔ شاباش اونکے صبر اور شرافت پر
آفرین ہزار آفرین حضرات نادہندون پر کہ جنہون نے اپنے سر پر یہہ
کچہ دیکھکر اُف تک نہ کیا شرم اور غیرت کو شربت کا گھونٹ سمجھے
کئے۔ مال مفت دل بیرحم کا سبق پڑہتے رہے مگر تا کبی بکرے
کی ماں کب تک خیر منائے گی آخر کو نوبت عدالت تک پہونچی
گی پہر اسوقت ساری شیخی کرکری ہوگی اور قلعی کھل جائیگی
واہ واہ کیا لطف ہوگا جب وہ عدالت مین جانین گے اور ڈگری
کے ذریعہ سے دام دام اونسے وصول ہوگا۔ اس جہان مین
رسوائی ہوگی اس جہان مین مفت خورون کے ساتھہ اونکا حشر
ہوگا اوس تیلی کے مانند جن کا حال ہم پہلے دنون لکہہ چکے ہین
کہ مفت کا تیل لیا تھا آخر چربی بدن کی نکالے گئی تھی اور
جلا ہوا قبر مین پایا تھا خیر یان تو انسان ذلت و خواری
اٹھاکر بہانہ تبلاکر کچہ سزا بہگت کر چہوٹ جاتا ہے مگر وہان
کوئی حیلہ اور بہانہ اور فند فریب کام نہ آویگا۔
بھائیو اپنے عادت سے باز آؤ صاحب منشور محمدی نہایت
بھلا مانس ہے اوسکو ہرگز بجذا منظور نہین ہے کہ وہ اپنے
دوستون اور خیرخواہون کے ساتھہ کسی طرح بدسلوک
کرین وہ اپنا نقصان اوٹھاتے ہین بلکہ آپ صاحبون کو
تقاضا بہی نہین کرتے۔ مصرعہ۔ در حضرت کریم تقاضا چہ
حاجت است تو افسوس ایسے مربی اور محسن کے حال زار
پر آپ کو ترس اور رحم نہین آتا۔ افسوس ایسے دیندار سنیکو کار

استقرار حق کی ڈگری

میان فیض محمد و تاج محمد وغیرہ پسران میان غلام جیلانی
وزیر سابق ریاست کپورتھلہ کے ہمشیرہ نے عالت
مین استقرار حق کا دعوی کیا تھا۔ بعد تحقیقات کاملہ
کے عدالت نے استقرار حق کی اسکو ڈگری دی اوسنے
اوسی روز اپنا نکاح بہی کرلیا مگر افسوس میان فیض محمد
کو ہر چند لوگون نے سمجہایا کہ آپ اپنے ہمشیرہ سے صلح
کرلین مگر وہ اپنے اصرار سے باز نہ آکے اب بہی وہ اپنے
مقدمہ کا اپیل کیا چاہتے ہین۔ فقط

بقیہ مسیح کے عام حالات

دفعہ چہارم جب مسیح تیس ۳۰ برس کا ہوا تو مریم کے ساتھہ
مدام یہودیون کے معبدون مین جایا کرتا تھا اور اپنے مانو کے
ساتھہ خدا کی عبادت مین مشغول رہتا یہودیون سے تعلیم
بہی پاتا تھا ہمیشہ اونکے وعظ اور منادی مین حاضر ہوتا تھا
کئی مدت تک مسیح اپنے مانو کے ساتھہ عبادت خانون مین
پہرتا رہا کبہی اوسنے یہودیون کو اپنے خدا ہونے سے آگاہ

نہ کیا اگر وہ خدا ہوتا تو اوسکو عبادت خانون مین جانے کے اور یہودیون کے وعظ سننے کے کیا ضرورت تھی خدا یہودیون کے وعظ کا محتاج نہین ہی اور نہ خدا کو عبادت خانون مین پہنچنے کی ضرورت **دفعہ پنجم** جب مسیح تیس برس کا ہوا تو اوسنے یوحنا سے بپتسما پایا اوسوقت اوسکو خدا کے طرف سے رسالت کا الہام کیا گیا جسکو آج کل کے عیسائی ایک کبوتر کے نزول سے ثابت کرتے ہین اگر مسیح خدا ہوتا یا اوسکا بیٹا تو اوسکو یوحنا کے بپتسما پانے کی کیا حاجت تھی افسوس کہ خدا ایک اپنے مخلوق سے ہدایت ڈھونڈھتا ہی۔ **دفعہ ششم** مسیح کے ساری عمر مین اوسپر ایسے ایسے تکالیف اور مصائب پہنچتے رہے کہ شاید ہی کسی دوسرے پر صادر ہوے ہونگے افسوس ہی کہ خدا نے خود اپنے ہاتھون سے اپنے مخلوق سے اپنی تذلیل کرای ہمیشہ مسیح دوکھہ اور رنج مین مبتلا رہا اور رہای دوکھہ اور درد کے واسطے مدام خداوند کی درگاہ مین دست بدعا رہا اگر وہ خود خدا ہوتا تو کسواسطے اپنی رہای کے واسطے دعا کرتا **دفعہ ہفتم** جب یہودیون نے مسیح کو وعظ کرتے ہوے دیکھا تو اوسوقت انہون نے اوس سے دریافت کیا کہ خدا نے خود اپنے ہاتھون سے اپنے مخلوق سے اپنی تذلیل کرای ہمیشہ مسیح دوکھہ اور رنج مین مبتلا رہا اور رہای دوکھہ اور درد کے واسطے مدام خداوند کی درگاہ مین دست بدعا رہا اگر وہ خود خدا ہوتا تو کسواسطے اپنی رہای کے واسطے دعا کرتا **دفعہ ہفتم** جب یہودیون نے مسیح کو وعظ کرتے ہوے دیکھا تو اوسوقت انہون نے اوس سے دریافت کیا کہ تو ہی نبی ہی اور پوچھا کہ تیری کیا تعلیم ہی مسیح نے جواب دیا کہ مین اپنے آپ سے کچھ نہین کہتا بلکہ وہی کہتا ہون کہ جو کچھ میرے بھیجنے والے نے مجھے سمجھایا ہے کبھی مسیح نے یہودیون کے جواب مین یہہ نہین کہا کہ مین خدا ہون وہ جو مسیح نے بعض موقعہ پر کہا کہ مین خدا کا بیٹا ہون یہہ اوسوقت کے عام محاورہ کے بموجب تھا کیونکہ توریت مین نبیون اور زبور اورون کی نسبت خدا کے بیٹے کا لفظ موجود ہی مسیح کے کوی خصوصیت نہین یہہ ایک بیبل کا عام محاورہ ہے **دفعہ ہشتم** مسیح کا ختنہ بھی کرایا گیا ماسوا اسکے اور عبادات بھی کرتا رہا اور ہمیشہ خداوند کی درگاہ مین ملتجی رہا۔ **دفعہ نہم** مسیح عام لوگون کے طرح کہاتا اور پیتا تھا جو جو انسانی لوازمات ہوتے ہین وہ سب مسیح مین موجود تھے جاگتا بھی تھا اور سوتا بھی تھا بول براز بھی کرتا تھا ان واقعات سے معلوم ہوتا ہی کہ مسیح خدا نہین تھا اور نہ اوسکا بیٹا بلکہ ایک عاجز بندہ خدا تھا ہان زیور رسالت سے ضرور مزین تھا۔

دفعہ دہم جب یہودیون نے مسیح کو تنگ کیا تو مسیح ہمیشہ اون بدطینتون سے چھپتا پھرتا تھا کبھی کسی شہر کو چلا جاتا اور کبھی کسی جنگل ساری عمر مین اوسکو ایک پل بھی آرام کا میسر آیا جسطرح پر پہلے انبیا شریرون کے ہاتھ سے متاذی ہوتے تھے اوسیطرح پر مسیح کو تکلیفین پہنچتی تھین۔ **دفعہ یازدہم** بیبل مین لکھا ہی کہ خدا کو کوی نہین دیکھہ سکتا مسیح جسکو عیسائی خدا کہتے ہین اوسکو ہزارون لاکھون آدمیون نے دیکھا اگر وہ خدا ہوتا تو اوسمین خدا کے صفات موجود ہونی چاہئے تھے اگر کہو کہ مسیح کو حالت بشری مین لوگون نے دیکھا تو یہہ بھی لغو ہی کیونکہ یہہ تو عیسائی بھی مانتے ہین کہ الوہیت بشریت پر غالب ہے کہ جبکہ مسیح مین الوہیت شامل تھی تو پھر کوی صورت نہین کہ الوہیت بشریت غالب ہوجاے **دفعہ دوازدہم** خدا کے صفات مین شامل ہی خدا کو عالم الغیب ہونا چاہئے انجیل مین لکھا ہی کہ ایک دفعہ مسیح

دامن کو کسی عورت نے چھوا، اور مسیح نے پوچھا کہ کسی عورت نے میرے
دامن کو ہاتھ لگایا ایک مرتبہ مسیح نے بے موسم مین کہ جس موسم
مین انجیرون کو پھل نہین لگتا اپنے شاگردون کو کہا کہ انجیرون سے
جا کر پھل تو نہ لاؤ جس شخص مین یہان تک لوازمات بشری موجود
ہون پھر کس عقل کی بات ہی کہ اوسکو خدا قرار دیا جائے۔

دفعہ سیزدہم چارون اناجیل سے ثابت ہوتا ہی کہ مسیح نے
بہت دفعہ اپنے آپ کو ابن آدم سے بیان کیا جب مسیح خود
اپنی زبان سے اپنی بشریت کا مقر ہی تو پھر اب عام عیسائیون
کے کہنے پر کیونکر خدا مانا جاے اگر یہہ کہو کہ مسیح نے اپنے آپ پر
لفظ ابن اللہ بھی اطلاق کیا ہی تو اسکا یہہ جواب ہی کہ مسیح
کا یہہ کہنا ایک عام محاورہ ہی جیسا کہ اوپر گذر چکا اور دوسرا
یہہ ایک عقلی طور سے ان دونو باتون مین تمیز کرنی چاہئے کہ
کون سی بات لایق تسلیم ہی جب دو امرون مین تناقص
ہوتا ہی تو قاعدہ ہی کہ اوسوقت دونو امر توڑ جاتے
ہین مشہور قول ہی کہ اذا تعارض اتساقطا۔ پس یہہ دونو امر ہی
یعنے مسیح کا اپنے آپ کو ابن آدم کے طرف منسوب کرنا اور پھر
ابن اللہ کہنا آپسمین متعارض ہین علمی قاعدہ ہی کہ جب دو
امر متناقص ہون تو اسوقت اون امورمین بوساطت عقل
اور دلایل منطقی و براہین فلسفی تمیز کی جاتی ہی جو امران مین
سے محک منطق اور فلسفہ اور عقل پر کھرا نکلے وہ قابل تسلیم
اور دوسرا لایق تردید ہر دو امر متذکرہ بالا مین جب براہین
عقلیہ سے جانچ کئے جاتی ہی تو مسیح کا ابن آدم ہونا ہی ثابت
ہوتا ہی تیسرا یہہ کہ اکثر اقوال مسیح کے نسبت ابنیت اپنے کے
آدم کے طرف ہی منسوب مین کیونکہ مسیح نے بہت جگہہ اپنی پر لفظ
ابن آدم اطلاق کیا ہی چوتھی یہہ کہ علم فلسفہ حقہ مین علماء
اوس علم نے قاعدہ مقرر کیا ہی کہ خدا کے سارے کام ابتدا سے
آفرینش دنیا سے تا انتہاء اوسکے بالترتیب اور بالسلسلہ
چلے جا نیگے علماء فلسفی کا یہہ قاعدہ محتاج بتوضیح نہین کیونکہ جب
ہم دینی قوانین اور دنیوی قواعد اور ضوابط آدم سے تا ایندم
دیکھتے ہین تو سب کے سب سلسلہ وار اور ترتیب سے پای جاتے
ہین مسیح بھی ایک دینی سلسلہ مین شامل ہی اوسکا خدا ہونا
یا خدا کا بیٹا بننا عام الٰہی سلسلون کو توڑتا ہی کیونکہ آدم سے
لیکر تا بعثت مسیح کسی نبی اور رسول نے نہ تو خود ایسا دعوی
کیا اور نہ کسی کے نسبت ایسی پیش خبری دی سارے حکما اور فضلا
کا یہی عقیدہ رہا کہ خدا کا نہ کوی بیٹا ہی اور نہ کوی ہو سکتا ہی
اور نہ خدا مشکل بشکل انسان ہوتا ہی سارے دینی قوانین
کی یہی تعلیم ہی کہ خدا ایک ہی اوسکی ذات مین تغیر اور تبدل
کو راہ نہین اگر مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا مانا جاوے تو خدا الٰہی سلسلون
مین ایک بے ترتیبی کو دخل دینا ہی چوتھی یہہ کہ کتاب الٰہی منزل
فی الدنیا عین مطابق افعال الٰہی واقعہ فی العالم کے ہونی چاہئے
یعنے قانون قدرت سے تو یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ وحدت فی
التثلیث اور تثلیث فی التوحید ایک محال امر ہی اور انجیلی
تعلیم یہہ ہو کہ عقیدہ بالا درست ہی پس یہہ دونو آپسمین
مخالف ہین حالانکہ ان کے تخالف سے ایک برا بھاری اعتراض
وارد ہوتا ہی دفعہ چہاردہم مسیح انجیل مین خود کہتا ہی
کہ صرف ایک ہی خدا کو ماننا چاہئے وہی اکیلا سچا خدا ہے

دفعہ پانزدہم جب مسیح کو یہودیون نے سولی دینا چاہا تو مسیح نے تڑکر اور پہاڑون اور غارون مین جاکر رب العزت کی بارگاہ مین کمال عجز اور آنگ رہی گھٹنے ٹیک کر دعا کیکہ ایخدا اگر تو میری سے اس پیالہ موت کو ٹھار کہے تو تیری کمال رحمت و عاطفت ہی ورنہ تیری مرضی جب یہودیون نے مسیح کو پکڑ کر سولی پر چڑہا دیا تو مسیح نے اوسوقت مین اپنی زبان سے چلا چلا کے کہا ایلی ایلی لما سبقتنی یعنے ای میرے خدا ای میرے خدا تو نے مجہکو کیون چہوڑ دیا مسیح کا یہہ کلمہ کہنے سے ایک تو مسئلہ کفارہ کا توثیا ہی اور دوسرا مسیح کا عجز ظاہر ہوتا ہی مسیح پر اسوقت سے کوی وقت زیادہ سخت نہین تھا گویا کہ ساری عمر کے مصیبتون کا یہہ وقت مجموعہ تھا اسوقت جو بات مسیح کے منہ سے نکلے اوسکو مسیح کی دلی بات سمجہنا چاہئے مسیح نے ایسے نازک وقت مین دیکہو کس عاجزی سے اپنے خالق کو یاد کیا انصاف فرمانا چاہئے کہ کیا یہہ کلمات جو مصلوب ہونے کے وقت مسیح کی زبان سے نکلے کسی مختار کے کلمہ ہین ہرگز نہین یہی کلمات مسیح کے غیر مختاری اور بشریت پر بڑے زور و شور سے گواہی دیتے ہین دفعہ سانزدہم جب مسیح صلیب دیا گیا تو اوسکو قبر مین گاڑا گیا اور بقول عیسائیون کے نعوذ باللہ حضرت مسیح تین شبانہ روز جہنم مین رہا ہم پوچہتے ہین کہ کیا خداوند عظیم ایک ادنی کام کے لئے جو اسکی رحمت سے بھی ہو سکتا تھا کیا بغیر جہنمی بنے کے انجام نہین دیسکتا تھا عیسائیون کی یہہ بڑی کج فہمی ہے التماس مختصر طور پر عام حالات مسیح کے لکہے گئے اب منصف مزاجون کو بانصفای انصاف اور حق پسندی کی ضروری کہ ان حالات کو نظر غور سے ملاحظہ فرماکر نتیجہ نکالین کہ آیا جس شخص کے ابتدای اور انتہای ایسے حالات ہون اور اوسکی زبان سے ایسے ایسے کلمات جاری ہون کیا ہم اوسکو خدا یا خدا کا بیٹا کہہ سکتے ہین ہرگز نہین ہم کو ضرور ہی کہ ہم سچے دل سے اس معاملہ مین تحقیق کرین کہ آیا فی الاصل یہہ معاملہ کس مذہب کا ہی ہرچند بتدقیق نظر اس بحث کو دیکہا گیا بجز وہمی خیالات اور تقلیدی دلایل کے اور کچہ بھی نہ پایا گیا یورپ مین بہت سے فلسفی فاضلون نے اس مسئلہ کی بنیاد کو ایک ہوای بنیاد سمجہکر بالکل متروک اور مردود خیال کیا ہی جو شخص یورپی حالات سے کچہ بھی واقفیت رکہتا ہی اوسکو یہہ امر پوری طور پر معلوم ہوگا کہ اسی مسئلہ کے باعث آج کل یورپ مین عام الحاد پھیل گیا ہی کوی دانا شخص جب اس مسئلہ کو وزن کرتا ہی تو اوسکو ایک وہمی خیالات کا مجموعہ سمجہکر فورا ترک کر دیتا ہی ہم بخدمت عام پبلک ملتمس ہین کہ اونکو قطع نظر دلایل منطقی اور براہین فلسفی کے عام حالات مسیح کو ہی دیکہکر اس مسئلہ کے بابت خیال کرنا چاہئے آیندہ اونکا اختیار ہی۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس

الراقم مرزا سلطان احمد رئیس قادیان

خدا کا بیٹا آدم کا پوتا

واضح ہو کہ اناجیل مین بنی آدم اور تیرے کا بیٹا اور خدا کا بیٹا وغیرہ حضرت مسیح کے بارہ مین لکہا ہوا ہے اسی واسطے

عنوان پر خدا کا بیٹا آدم کا پوتا لکھا گیا پس آدم کا پوتا خدا کا بیٹا کیونکر ہو سکتا ہی۔ سنئے بزعم خود نصاری حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہین سو اول دلیل یہہ ہی کہ حضرت عیسی خدا کو باپ کہا کرتے تھے دوسری یہہ کہ حضرت عیسی کا ظاہر مین کوی باپ نتھا معہذا ایسے پارسا تھے کہ ادن کی پارسائی کی دہوم ہے اور ایسے اچھے اخلاق رکھتے تھے کہ سب کو معلوم ہی جس شخص مین خدا کے سے اخلاق ہون اور پھر بے باپ کے پیدا ہو بجز اسکے کہ خدا کا بیٹا ہو اور کیا ہو ان دلایل کو دیکھئے اور ایسے بڑے مطلب کا ثابت کرنا دیکھئے عاقل کے نزدیک تو یہہ اثبات ان دلایل سے پہار کیا آسمان کا تنکے پر تھامنا ہے جناب من دلیل اول کا حال تو یہہ ہے کہ بجز انجیل کے کوی سند نہین جس سے حضرت عیسی کا خدا کو باپ کہنا ثابت ہو ایسے محال اقوال کے ثابت کرنے کے لئے تو اگر ایسی چیز متواتر بھی ہوتی جیسے دلی کے ہونے کی خبر متواتر ہے تب بھی عقل کے نزدیک قابل تسلیم نہ تھی چہ جائیکہ وہ انجیل کہ جسکی حضرت عیسی تک ایک بھی ایسے سلسلہ وار متصل روایت نہین تھی کہ جسکے راویون کی تعداد اور انکے نام ونشان اور اونکے صدق وکذب اور عقل وفہم اور درستی حافظہ وغیرہ کا حال معلوم ہو علماے اہل اسلام اپنے اپنے رسایل مین اثبات توحید اور ابطال تثلیث لکھ چکے ہین حاجت تکرار نہین بالجملہ نصاری ہی کے اقرارون کے لحاظ سے انکی انجیل قابل اعتماد نہین کیونکہ ۴ ہزار جگہہ سہو کاتب کے مقر ہین اور آٹھہ سات جگہہ دیدہ ودانستہ تحریف کے قایل ہین جو وثیقہ کہ ایک جا سے مخدوش ہوتا ہے نصاری ہی کے قانون کے موافق دنیا کے چھوٹے چھوٹے دعوون مین قابل اعتماد نہین ہوتا نہ معلوم پھر ایسے وثیقہ کو جو کہ ۴ ہزار جگہہ مخدوش کیا یقینی غلط ہوون کے دعوی مین وہ بھی ایسا کچہ کہ لاکہہ دلیلین بھی اوس سے ثابت نہین کر سکتے کیونکہ بیدلیل عقل کے نزدیک باطل ہی کیونکر قابل قبول سمجھتے ہین اور بالفرض اگر تسلیم کرین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے مقر بعضے اوقات مین ایسے الفاظ کہے ہین کہ جنسے خدا کا اونکی نسبت باپ ہونا ثابت ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسے غریب قوم رعیت کی اپنے حاکمون کو اپنا مائی باپ کہا کرتے ہین اور یہہ اندیشہ نہین لیکر باوجود ایسے کہنے کے حاکمون کو ہمارا حقیقی باپ نسمجہ لے کیونکہ ساری کہنان کا دستور ہی کہ بسا اوقات ایک لفظ بولتے ہین اور قراین کے بھروسے اوسکے اصلی معنے کو چہوڑ کر دوسرے ایسے معنے جو پہلے معنی سے مناسب ہون مراد لیا کرتے ہین یہی سبب ہے کہ اکثر دلیر کو شیر یا رستم اور سخی کو حاتم اور سرکش کو فرعون بولتے ہین ظاہر ہے کہ ان سب صورتون مین اصلی معنے متروک ہین اور پھر کسی سمجھدار کو غلطی نہین ہوتی کیونکہ سب جانتے ہین کہ شیر وشرزہ جانور ہوتا ہے آدمی کو فقط دلیری کی وجہ سے شیر کہا ہے اسیطرح رعیت کے لوگ بھی یون سمجہ کر ہمارے حسب نسب کو سب جانتے ہین ہم کجا اور حاکم کجا حاکمون کو اپنا مان باپ کہدیتے ہین اور مربی کی مراد لیتے ہین اور اسی سبب سے باوجودیکہ حاکم اور محکوم مین اتحاد نوعی بھی ہے دونون کے دونو آخر بشر ہین کوی اونکو انکا باپ نہین سمجہتا اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام نے بھی یون سمجھکر

کہ میری اور خدا یتعالی کے درمیان تو اتحاد نوعی بھی نہین ہین
بندہ وہ خدا ایسے موقع مین اگر خدا کو باپ کہا تھا تو سوا مربی
ہونے کے اور کوی احتمال نہوگا اگر خدا کو اپنا باپ کہدیا ہو تو
کیا عجب معہذا اور بہت سے الفاظ خدا کی نسبت سب کے محاورات
مین ایسے بولے جاتے ہین کہ اونکے اصلی معنے مراد نہین ہوتے
اور قراین کی دلالت سے دوسرے معنے جو اول سے مناسب
ہون مقصود ہوتے ہین سارا عالم خدا کو بادشاہ کہتا ہے اس
لفظ کے معنے بے خدا کے نام کے ساتھ لگاے اگر زبان دانون
سے پوچھنے تو سب بالاتفاق یون ہی کہینگے کہ ابناے
جنس مین سب سے بڑی حاکم کہتے ہین۔ اب غور کیجئے کہ خدا کسی کے
ابناے جنس مین سے ہی علی ہذا القیاس اپنے آپ کو غلام
کہنا اور خدا یتعالی کو مولا اور اپنے آپ کو رعیت اور خدا یتعالی
کو حاکم قرار دینا۔ اب دوسرے دلیل کے حال سنئے جناب من
یہہ دلیل ہرچند اس قابل نہین کہ اسکے جواب کی طرف متوجہ
ہوجئے اس موقع مین یہہ کہنا مناسب ہے ع جواب جاہلان
باشد خموشی ۔ مگر چونکہ اس مذہب والون کی طرف
دانشمندی کا بھی گمان ہی ناچار کچھ گزارش کرنا پڑا اگرچہ
دانشمندی کے شبہ کا جواب سابق معروض ہوچکا سو اب
سنئے کہ بعد تسلیم ان بات کے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
بے باپ ہی کے پیدا ہوے ہین اور یہود مردود کا قول
غلط ہی اول تو عقل کے نزدیک خدا کی قدرت سے
کچھ محال نہین اگر کسی بشر کو بے باپ کے یا بے ماں کے یا بے
ماں باپ کے دونون کے پیدا کردے آخر زمین آسمان

چاند سورج ستارے اربعہ عناصر سب بے ان ماں باپ کے
پیدا کئے ہین۔ باقی آیندہ

موحد جالندہری

قرآن

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالها انا
جعلناه قرآنا عربیا لعلکم تعقلون مثل اسکے بہت
سے آیتین در باب تاکید سمجھنے معانی قرآن کے ہین اور قرآن
مترجم و تفسیر بھی بزبان اردو چھپ گئے ہین مگر افسوس ہے برادران
مومنین کی حالت پر کہ قرآن کو ایک کتاب وظیفہ کی بنا رکھا
ہی یا ایک تبرکات اشیا مین سے کہ بیمار کو ہوای دو یا فال
نکالا بیمار کے گلے مین ڈالدیا بیمار کے سرہانے رکھدیا وقت
احضار پر ہوا یا تا چہلم مقبرون پر پڑھا یا عشرہ محرم مین
قریب ضریح متبرکات کے رکھا یا بعد نماز صبح و شام چند سورت
کی تلاوت بغرض حصول حسنات کرنی حالانکہ قرآن ایک کتاب
جامع ہی مسائل دینیہ کو کہ مسلمان اوسکے احکام کو سمجھے پھر ایسے
مسلمان و دیگر اقوام جاہل اور خوابیدہ بخت سے کیا فرق ہوگا
اور کیا شرف ہوا مومنین کو کہ عامیانہ طور پر دین کو مثل طوطی
دینا کے سمجھ لیا اور زیادہ افسوس کا مقام ہی کہ بعض مومنین
ایسے بھی ہین کہ شان و شوکت و دولت و غیرت بفضلہ تعالی
نہایت معقول و عالی خاندان فارسی دان بھی ہین شب و
روز غپ و شب و لہو و لعب بیکار مین تضیع اوقات کرین
مگر قرآن کو ندیکھین پھر کیا خدا کی توسیع نزول رحمت کی سکایت
کرتے ہین اپنی بیخبری پر لحاظ نہین کرتے آج مخالفین اسلام
مثل جماعت برہم سماج اور جماعت عیسائی قرآن کی تفاسیر

بڑا سقدر حادی ہین کہ اہل اسلام اوس سے اجنب و غیر ہین تفاسیر
بسی کم ہین اور جو ہین جمیع اغراض کو کافی ہین مجمع البیان اقوال
عامہ کا مجموعہ ہی تفسیر صافی مین تفسیر بالنص قلیل ہی ایسی حالت
مین علماء کو قرآن پر کمال توجہ کرنی تھی اور جو کچہ روایات قلیل
تفسیر مین ہے وہ بھی محذوف الاسناد پھر کیا معلوم ہو کہ اوسکا
کا حال اور جو تفاسیر کہ صدی سوم و چہارم و پنجم مین تحریر پائی
تھی نظر آتی پس قول مفسر کا جو محض بالرائے ہی اور مخالف
عقل و قرائن مسلمہ کے ہی کیونکر قابل تسلیم ہو سکتا ہی ازخود رشید دکن

روس و رومانیہ و اطالیہ

جو صلح نامہ صان اسطفانوس کا ہوا ہے اوس سے سلطنت
انگلستان کی مصلحتون مین جیسے کہ فرق پڑنیکا اندیشہ ہے
ویسے ہی سلطنت اطالیہ کے تعلقات مین بھی خلل واقع ہونے
کا خوف ہی اسلئے سفیر اطالیا نے سلطنت انگلستان مین
عرض کردیا ہے کہ اطالیہ بھی موافق انگلستان کے ہے اور صلح
نامہ جدید اوسکو بھی منظور نہین ہے اور روس نے رومانیہ کو
دہمکی دی ہے اور پرنس گارنچگاف نے حکومت رومانیا
کو صاف لکھدیا ہے کہ تم بربار یا کے دینے سے انکار
کروگے اور فوج روس کو اپنے ملک مین سے ہوکر بجانے
دوگے تو یہہ امر خلاف دفعہ ہشتم عہد نامہ کے ہوگا اور
شاہ روس تم سے بیزار ہین اور حکم دیا ہے کہ اگر رومانیا
ان باتون کو نہ مانے تو روسی فوج آکر اوسکے ملک کو
قبضہ کرلے گی اور رومانیہ کے فوج کے ہتیار جیسین لیجاوینگے
[illegible] سے بندوبست بالا بالا کرلو۔ فقط کشف بمبئی

دولاکہہ روسیونکی خسارت

صاحب مدراس میل تحریر کرتے ہین کہ سینٹ پیٹرزبرگ مین
جب حساب روسی مقتولون کا ہوا تو یہہ ثابت ہوا کہ دولاکہہ
روسی سپاہی معہ افسر جنگی اس معرکہ روم مین فنا فی النار
ہوگئے اور مجروحون کی فہرست اوس سے الگ ہی اور وہ
لوگ جو لکریون کے ہاتھہ پانون جنکو روسی لیڈیون نے
تیار کرکر کہڑا کیا ہے اس حساب سے خارج ہین پس ۸۰۰
ہزار کا حساب جو روسی بتلاتے تھے غلط نکلا اس دولاکہہ
کے خانہ خرابی سے خیال کرسکتے ہین کہ کتنے لکہو کہاد لکو
صدمہ پہونچا ہوگا اور کتنے بیوہ و یتیم و بیکس لڑکے بلبلاتے
ہونگے یہہ سب کا خون اوس ظالم بے ایمان غارتگر پر ہوگا
جو اپنے پیارے عیسیٰ کی خوشی کو تمام سلاطین یورپ کے
عدم مرضی سے جنگ کی بنا ڈالی اور کیا خوب مسیح علیہ السلام
کی روح مبارک اس سے شاد ہوگی فقط منہ

قسطنطنیہ

معلوم ہوتا ہی کہ قسطنطنیہ مین انقلابات کی سازش ہوئی
ہے کہ حضرت سلطان کو خلع کرین اور یہہ بھی سنا جاتا ہی
کہ احمد دقیق پاشا اور سابق سلطان کے وقت کے چند منصب
دار اس سازش مین شریک ہین کئے دن ہوے کہ ایک
رات محمد مسجد مین مدحت پاشا کے طرفدار لوگون نے
جمع ہوکر بعلانیہ سلطان کے عزا کے مادے مین زور و شور
سے گفتگو کی اور یہہ بیان کیا کہ سلطان [illegible]
ہین کہ وہ روسیون سے ملے ہین اور اون لوگون نے

تھا کہ سوفتا اور دلیما لوگون کو اپنے شریک کرین ایک وجہ
یہہ بھی ہے کہ سلطان خود رائی کرتے ہین اور اکثر پاشا
سمجھتے ہین کہ سلطان مراد ہی خوب ہین پھر اونکو تخت پر بٹھایا
چاہئے - اگر یہہ سب صحیح ہے تو عثمان پاشا اور مختار پاشا
جو چاہینگے سو کرینگے یہہ معلوم نہین کہ اونکی کیا رائے
ہی مگر اتنا معلوم ہے کہ وے سلطان کے خیر خواہ ہین -
قوم ترک سلطان اور پاشاون سے اتنے ناخوش ہین
کہ وہ چاہتے ہین کہ عثمان پاشا و مختار پاشا یہہ دونون
ملکر جو کچھ تبدیل کیا چاہین سو کرین مگر ان لوگون کو جسطرح
ممکن ہو دفع کرین فقط کشف

گمنام عرضی

چند ترکی آدمیون باشندہ قسطنطنیہ نے حضور سلطانی
مین ایک گم نام عرضی بھی اسبارے مین گذرانی ہے کہ
ایام شروع جنگ مین ہم لوگ سایل ہوے تھے اسبات
کے کہ محمدی علم نکالا جاے جو ہم لوگ درجہ شہادت
اور غازی کا پائین جسکے جواب مین باب عالی سے یون
حکم صادر ہوا تھا کہ اگر ایسا موقع ہوا بھی تو جو قت روسی
ادرینا پول کے قریب آجاینگے اوسوقت تم لوگون کی
مرضی کے موافق کیا جائیگا چنانچہ اب روسی قسطنطنیہ
کے قریب ہین اور ہم کو یہہ خیال ہے کہ روس کی فوج
یہان سے حرکت نہین کرتی ایسا نہو کہ اپنا موقع پاکر قسطنطنیہ
پر قبضہ کرلے اور جس جس جگہ روسی فوج مقیم ہے وہان
روسیون نے بڑے بڑے ظلم کر رکھے ہین چنانچہ مسلمانون کو
کچھ حقیقت بھی نہین سمجھتے اور مثل جانورون کے انسان کو ذبح
کرتے ہین ہم امیدوار ہین اسبات کے کہ اب ہمارا مقصد
پورا کیا جاے یہہ لاکھون آدمی جو جلاوطن ہوکر یہان آئے
ہین صرف روسیون کے ستاے ہوے آئے ہین اور ایسا
موقع کبھی نہین ہوا کہ روسی ایسے قریب لگے ہون -
جو کہ یہہ عرضی گمنام تھی اسکا جواب بابعالی سے کچھ نہین
دیا گیا بلکہ یہہ کہا گیا کہ جو لوگ اس عرضی کے دینے والے ہین
وہ اپنا نام ونشان ظاہر کرین بعد اسکے اونکی دلجمعی کردی
جائیگی سو ابھی تک کسی نے نام اپنا ظاہر نہین کیا لیکن ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ یا تو مسلمانون نے یہہ عرضی دی ہے
اور اپنا نام اسلئے ظاہر نہین کیا ہوگا کہ روس سے مصلحت کی
گفتگو ہو رہی ہے اگر نام ظاہر کیا تو مبادا کچھ سزا ہوجاے
اور یا یہہ عرضی مخالفون نے گم نام داخل کی ہے اس خیال
سے کہ روس تک یہہ خبر پہونچ جاے تاکہ اونکو معلوم ہو
باوجود صلح ہوجانیکے بھی مسلمانون کو ہمسے دشمنی ہے
اور زیادہ جوش پیدا ہو اور روس مسلمانون کا دلی
دشمن ہوجاے مگر ایسے ایسے شعبدات سلطان مراد
معزول کی جانب سے اکثر ہوتے رہتے ہین اور جو لوگ
کہ انکی تخت نشینی کی پیروی مین ہین کہ سلطان مراد خان
کو پھر تخت نشین کیا جاے وہی لوگ قسطنطنیہ کے بگاڑنے
اور بربادی کی فکر مین لگے ہوے ہین چنانچہ ان دونون
مہینون کے اندر اندر چند مرتبہ فتور ہوچکے ہین لیکن خدا
تعالی نے اپنے فضل سے رفع دفع کردئے بلکہ ایسا بھی